BADR - QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسرِ ان صد

(جلد ۱۰)

مورخہ ۲۸ ذلیقعدہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ ... المطابق یکم دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۱۰ مگھر سمت ۱۹۶۷

سمجھو اگر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر ...

... مصطفےٰ پاؤ گے تم

خطبہ جمعہ

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء حضرت امیرالمومنین نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی پر تقریر فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ عدل ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ شیعہ نے بھی باوجود اللہ کی تمام صفات سے بے پرواہی کرنے کے اسے ارکان اربعہ (توحید۔ عدل۔ نبوۃ۔ امامت) میں شمار کیا ہے۔

عدل کیسا اچھا ہے۔ اس کا اندازہ شائد تم لوگ نہ کرسکو کیونکہ تم میں سے کم ہیں جنھوں نے وہ زمانہ دیکھا جب کہ حکام کو بھی ننگ وناموس کا خیال نہ تھا۔ رعیت کے کسی فرد کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں کس چیز کا مستحق ہوں اور بادشاہ کس کا۔ باپ کا بدلہ نہ صرف بیٹوں سے بلکہ ملک والوں سے بھی لیا جاتا تھا۔ مگر اب امن کا راج ہے اور عدل ہو رہا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر چاہیئے۔

ہر شخص اپنے نفس پر غور کرے کہ وہ نہیں چاہتا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کو کوئی دکھ دے یا ان کے ساتھ بے جا سختی کرے پس وہ آپ بھی کیوں کسی کے بیٹے یا بیٹی کو دکھ دے یا اکل مال بالباطل کرے یا کسی کی حق تلفی کا مرتکب ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ کہ مومن ہی نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے

لئے بھی وہی پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے کرتا ہے تم غلام سے میرا کام لیتا یا ... میں۔ ... کہ ہم ... کے ... مخلوق سے ہوں یا خدا سے عدل مدنظر رکھو۔ اور میری آرزو ہے۔ کہ میں تم میں سے ایسی جماعت دیکھوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولا نے مجھ پر بلا امتحان اور بغیر میری محنت کے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اور بغیر میرے مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔

وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے۔ اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے۔ اور آپ ہی آرام دیتا ہے اس نے مجھ بہت سے مکانات دئے۔ بیوی بچے دئے۔ مخلص اور سچے دوست دئے۔ اتنی کتابیں دیں۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت صحت۔ علم اور سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے (اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا) کہ تم میں سے اللہ کی محبت رکھنے والے۔ اللہ کے کلام سے پیار کرنے والے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ ... کے کلام ... کے فرمانبردار ... سچے متبع ہو ... پر چلنے والی ہو اور میں دنیا سے رخصت ہوں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرا دل ٹھنڈا ہو۔

دیکھو! میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا نہ تمہارے نذر ونیاز کا محتاج ہوں۔ میں تو اس بات کا امیدوار بھی نہیں کہ کوئی تم میں سے مجھ سلام کرے۔ اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی کہ تم اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہوکر دنیا کے تمام گوشوں میں بقدر اپنی طاقت وفہم کے امن وآشتی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پہونچاؤ۔

*

اطلاع ضمیمہ درس قرآن اس ہفتہ شائع نہیں ہوا۔ اطلاعاً تحریر ہے تیئس ۲۳ پارے مکمل تیار ہیں ان کی قیمت دو روپے چھ آنے ہے۔

تیسری آواز مجھ بدر کی جدید سکیم کی قیمت پر اس کی خریداری منظور ہے اور اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور خاص نصرت اس کے شامل حال ہو (غلام رسول ...)

چوتھی آواز جناب من آپ کا اپیل منظور ہے۔ سال آیندہ کیلئے اخبار بدر معہ ضمیمہ کے دس روپے ادا کر دینگے (محمد امیر ...)

(دبدبہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

پنجاب مین سنہ ۱۹۱۱ء کی عدالتی چھٹیان

۲ر جنوری کو یوم اعلان اور ۱۰ و ۱۱ر مارچ کو کارروائی مردم شماری کے متعلق رکھی گئی ہین اور دس عیسائیون کی تعطیلین - ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مارچ کو گوڈ فرائیڈے - شنبہ ماقبل الیسٹر و دوشنبہ ایسٹر اور ۲۳ سے ۳۰ دسمبر تک بڑے دن کے ہفتہ کی بابت منظور ہوئی ہین - مسلمانون کی ۱۴ چھٹیان ہین - جن مین سے پانچ ۲ سے ۲ جنوری تک محرم - ۱۴ - مارچ کو بارہ وفات - ۱۰ - اگست کو شب برات ۲۲ دسمبر کو جمعۃ الوداع ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو عید الفطر - یکم اور ۲ دسمبر کو عید اضحیٰ کے واسطے مخصوص کی گئین - ہندؤن کو ۱۵ تعطیلین دوران سال مین ملی ہین - جو ۴ر فروری کو بسنت پنچمی - ۷ - افروری کو شیوراتری - ۱۳ - مارچ کو ہولی - ۲ - اپریل کو درگا اشٹمی - ۱۳ - اپریل کو بیساکھی - ۷ جون کو نرجلا اکادشی - ۱۱ جولائی کو بیاس پوجا - ۱۰ - اگست کو سلونو - ۱۷ - اگست کو جنم اشٹمی - ۲ ستمبر کو اننت چودس - ۲۹ و ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو دسہرہ - ۱۲ - اکتوبر کو دیوالی اور ... [illegible] ۱۰ - اگست کو سلونو و شب برات ایک روز آپڑنے سے ۲۹ رہگیا ہے مگر حیرت ہے کہ سکھون کا کوئی تہوار اس مین شامل نہین - (رعیہ)

ایک عمدہ تحریک

کلام پاک کے وہ خاص خاص حصہ جنمین ارکان مذہب کی تعلیم سے اور جن مین خدا کے وجود اور توحید کے متعلق موجودات سے ثبوت دیا گیا ہے - ان کو چھوٹے چھوٹے رسالون کی شکل مین اردو اور بھاشا کے ترجمون اور مختصر شرحون کے ساتھ طبع کراکر تقسیم کرانا چاہیئے (۲) خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ اور خلفاء راشدین اور قرن اوّل کے خاص خاص مسلمانون کے وہ حالات زندگی جن سے اُن کی عبدیت اور نیابت آلہی کا ثبوت ملتا ہو - چھوٹے چھوٹے رسالون مین اُردو اور بھاشا مین طبع کراکر عام طور پر تقسیم کرنا - (۳) اسلام کے اصُول اور اُس کی خوبیان اور اُس نے نوع انسان کے اخلاق اور تمدن پر جو عمدہ اثر ڈالا ہے - اُن امور کو چھوٹے چھوٹے رسالون مین اُردو اور بھاشا مین طبع کراکر عام طور پر تقسیم کرانا - (۴) مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہین ان کی تردید مہذب الفاظ مین لکھوا کر رسالون کی شکل مین طبع کراکر عام طور پر تقسیم کرانا - (۵) جہاد غلامی - اور مسئلہ ازدواج وغیرہ کے متعلق جو اعتراضات مخالفین اسلام یا دیگر مذاہب کے علماء نے کئے ہین اور ان کے جوابات ہماری قوم کے علماء اور اکابر نے دئے ہین ان کو چھوٹے چھوٹے رسالون کی شکل مین طبع کراکر عام طور پر اور خاص کر تعلیمیافتہ گروہ مین تقسیم کرنا (۶) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشن کا کام محض وعظ اور لکچر پر محدود نہین رہنا چاہیئے - اور نہ ہی مشنریون کو محض دورہ پر قناعت کرنا چاہیئے

مشنریون کے فرائض

بلکہ ہونا یہ چاہیئے - کہ جس مقام اور نواح مین اس کام کی ضرورت معلوم ہو - وہان جاکر آپکے مشنری قیام کرین اور وہان کے لوگون مین رہ کر نہ صرف وعظ و تلقین کے ذریعہ سے بلکہ اپنی اسلامی زندگی کی مثال سے ان پر اثر ڈالین خوب یاد رکھئے کہ محض دورہ کرنے اور دعوت کی روٹیان کھانے سے مشن کا کام نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا - عام لوگ توحید اور اسلامی شریعت کی خوبیون کو محض منطقی دلائل کے ذریعہ سے نہ کبھی سمجھے ہین اور نہ اب سمجھین گے - البتہ اگر توحید اور اسلامی شریعت کو ذاتی عمل کے دلائل سے جاہل لوگون کے دل و دماغون کے سامنے پیش کیا جاوے تو ضرور اثر ہوگا - آپکے مشنری مختلف مقامات ... [illegible] بیماری مین مدد کرین - ان کے روزانہ کاروبار مین ان کو نیک صلاح دین - ظالم عہدہ دارون کی سختی سے ان کو پناہ دینے کی کوشش کرین - غرضیکہ اپنے برتاؤ اور طرز عمل مین عبدیت اور نیابت آلہی کا ثبوت دین - (صاحبزادہ آفتاب احمد علیگڈھ)

انجمن راجپوتان

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے - جماعہ احمدی راجپوت بھائیون کی خدمت مین التماس ہے - کہ اس جلسہ پر سب کے سب احمدی راجپوت بھائی تشریف لاوین اور پچھلے سال مین انجمن راجپوتان کی بنیاد حسب ارشاد چند معزز احمدی راجپوت بھائیون کے ڈالی گئی تہی اسی سے اس سال عملی طور پر حصہ لیا جاوے - انجمن راجپوتان کے مینجنگ کمیٹی کے ممبران کے نام پہلے بذریعہ چھپے ہوئے فارم اغراض و مقاصد انجمن اور اس کے بعد بذریعہ کارڈون کے اطلاع دے دیگئی ہے کہ جملہ ممبران اپنے اپنے علاقہ سے چندہ جمع کرکے لاوین اب اسی اخبار کے ذریعہ سب ممبرون کی خدمت مین التماس ہے کہ جلسہ پر تشریف لاتے وقت اپنی قومی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے چندہ انجمن راجپوتان کا خیال دل سے نہ بھلاوین والسلام

بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی - سکرٹری انجمن راجپوتان

جلسہ کی تاریخین ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر مقرر ہوئین

مدینۃ المسیح

سیدنا امیر المومنین کو آہستہ آہستہ صحت ہورہی ہے - پہلے سے بہت آرام ہے - زخم مین انگور آرہا ہے اس ہفتہ آپ کو بخار بھی ہوجاتا رہا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ... اخلاص کے ساتھ معالجہ کر رہے ہین اور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت بخشیگا احباب بہت بہت دُعائیں کرین -

جن احباب نے آپ کی مزاج پرسی فرمائی ہے آپنے ان کے نامون کی فہرست سُنکر فرمایا کہ ہماری طرف سے ان تمام دوستون کا جن مین عظیم الشان انسان سید محمد احسن صاحب امروہوی مین شکریہ ادا کر دیا جائے اور یہ کہ ہم انشاء اللہ اس کے بدلے میں ان کے لئے دُعا فرمائینگے -

(۲) مفتی محمد صادق صاحب مکرم مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے ساتھ ۲۶ - نومبر یوم الجمعہ بخیر و عافیت واپس تشریف لائے ہین - اس سفر مین آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی ہے - کئی سعید رُوحین بیعت کے لئے تیار ہو گئین ... [illegible] آپکے موعظہ حسنہ کو سن کر بیعت کی - چنانچہ ایک مخالف جو بذریعہ تار فیس مقررہ بھیجکر مولوی ثناء اللہ صاحب کو منگوانا چاہتا تھا آپ کی مجلس وعظ مین کھڑا ہوگیا - اور ایسا متاثر ہوا اور خدا کے فضل نے ایسی دستگیری کی کہ وہین بیعت کا خط لکھا اور وہ صدے سلسلہ احمدیہ مین خرچ کا ارادہ کیا - آپنے اس سفر مین پیشگوئیون کے پورا ہونے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور نبی کریم کی صداقت کا ثبوت دیا اور لوگون کو سمجھایا کہ مسیح موعودؑ اور اس کے زمانے کے نشانات بھی دراصل نبی کریم صلے اللہ ہی کی پیشگوئیون کا ظہور ہے پس انپر ایمان لانا گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہے اور ان سے انکار اسی سید المرسلین کی تکذیب ہے اس ہزار میل کے سفر کے مفصل حالات آپ خود ہی لکھین گے اور بہتر ہے کہ اس کا نام الف سیلہ ہو فی الحال یہ اطلاع ہی کافی ہے کہ ۸ - روانگی ۹ - بدھ - شاہجہانپور - ۱۰ - جمعرات ریل مین گذر گیا - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - مونگھیر ایام جلسہ - ۱۵ - ریل مین - ۱۶ - سورجگڑھ - اودین - ۱۷ و ۱۸ بھاگلپور - ۱۹ - ریل - ۲۰ - بنارس - ۲۱ ریل ۲۲ چڑیاکوٹ - ۲۳ الٰہ آباد لکچر - ۲۴ ریل - ۲۵ - قادیان

مبارک

جناب اخوند صاحب پیر فرمان شاہ صاحب کے گھر مین اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عُمر عطا فرماوے نیک اور ...

کلامِ امیر

فرمایا - اسلام میں ہزاروں تصانیف ہوئی ہیں۔ اکسیر فی اصول التفسیر میں لکھا ہے۔ کہ تیرہ سو تفسیر قرآن مجید کی ہے۔ یہ تو اس کے علم کی بات ہے۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اس سے زیادہ بھی لکھی گئی ہوں۔ جب تفاسیر کا یہ حال ہے۔ تو اور علوم کی کتب کا کیا حساب کیا جاوے۔ مگر مسلمانوں نے ان سے کہاں تک فائدہ اٹھایا جو مجھے بار بار کہتے ہیں۔ کہ تم تصنیف کیوں نہیں کرتے۔ وہ اس پر غور کریں۔ مجھ سے جو سوال کئے جاتے ہیں۔ ۹۵ فیصدی ان میں سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے جواب میں اپنی کتابوں میں دے چکا ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ کتابیں کم دیکھتے ہیں۔

مجھ کو جہاں تک خدا نے توفیق دی ہے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ساری دنیا میں ایک مذہب نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی اس بے نظیر کتاب (قرآن مجید) کے پہچاننے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کافی نمونہ ہے۔ آپ کے کمالات کا احاطہ اس قدر وسیع ہے کہ اگر میں ساری عمر بھی آپ کے کمالات کے بیان کرنے کی راہ پاؤں تو ایک شمہ نہ ادا ہو سکے۔ ایک ایک بات آپ کی ایک ایک حرکت آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے دعاؤں میں کاموں میں تعلقات میں اقوال میں افعال میں سو سو اعجازی نشان پائے جاتے ہیں۔ یہ شعر جو کہا گیا ہے ؎

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

میرے ہی محبوب کے لئے ہے۔

اسلام جیسا کوئی مذہب - قرآن جیسی کوئی کتاب اور نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی رسول نہیں۔ آپ کی کامیابی کی نظیر نہیں ملتی۔ کوئی تاریخ کسی ولی کی کسی نبی کی کسی فلسفی کی کسی حاکم کی کسی شہنشاہ کی ایسی کامیابی نہیں دکھاتی۔

پھر آپ پر کتاب وہ اتری۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ حوض کوثر کا پانی پی کر کوئی پیاسا نہیں ہو گا۔ مگر میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اس کتاب کو دیکھ کر مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

رافضی کہتا ہے یہ قول عمر کا ہے کہ حسبنا کتاب اللہ۔ مگر کیا قرآن مجید میں نہیں - اولم یکفہم

غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی کامیاب انسان نظر نہیں آتا۔ مگر ساری دنیا کو آپ نے بھی مسلمان نہ بنایا۔ پھر ہم کیوں پریشان ہوں کہ فلاں مسئلہ کی پوری تحقیق نہیں سوالوں کو سن کر گھبرا جانا اور ایسی پریشانی دکھانا مومن کو جائز نہیں۔ صحابہ کے پاس کتنی کتابیں تھیں۔ جن کی مدد سے وہ مباحثہ کیا کرتے۔ میں نے (ستر برس سے میری عمر متجاوز ہے) کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے علم پر بھروسہ نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ دعا سے کام لیا اور خدا کے فضل سے جیتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک امیر کی محفل میں مجھے بلایا گیا اور وہاں چند علماء بیٹھے تھے۔ اور انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ اذان کے بعد کیا دعا مانگنی چاہیئے۔ جب میں نے دعا سنائی۔ تو چونکہ حدیث میں وارزقنا شفاعتہ نہیں ہے۔ اس لئے میں نے وہ لفظ نہ پڑھے۔ تو انھوں نے از راہ شرارت کہا کہ یہ شفاعت کا منکر ہے اور ان علماء نے دلائل الخیرات اپنے پاس رکھی تھی۔ جس میں وارزقنا شفاعتہ لکھا تھا۔ وہ موقعہ ایسا بھی نہیں تھا۔ کہ دلائل الخیرات کا انکار کر دیا جاوے۔ آخر میں نے دعا کی اور اس کتاب کو اس عالم کے ہاتھ سے لے کر کھولا۔ تو خدا کی قدرت سے وہ صفحہ نکلا۔ جس پر دعا کے بعد اذان لکھی تھی۔ مگر اس میں وارزقنا شفاعتہ بالکل نہیں تھا۔ اور میں اسے نشان سمجھتا ہوں جیسا کہ روایت میں ہے۔ کہ ایک یہودی لڑکے کو پڑھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کاٹ دیتا تھا اور وہ پھر ابھر آتا۔ پس میں اٹھا اور خوب زور سے کہا۔ کہ دیکھو تمہاری دلائل الخیرات میں بھی یہ فقرہ نہیں۔ جس پر وہ سب نادم ہوئے۔

پھر مجھ سے سوال ہوا کہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے یہ ان ۔۔۔ کی دوسری شرارت تھی۔ میں نے کہا پہلے تم یہ بتاؤ کہ آپ یقین کے ساتھ عبد القادر جیلانی کو جنتی سمجھتے ہو۔ وہ بولے نہیں۔ کیونکہ عشرہ مبشرہ کے سوا۔ ہم کسی کے جنت میں ہونے کا حکم نہیں دے سکتے۔ تب میں نے کہا کہ دیکھو یہ تو عبد القادر جیلانی کو جنتی بھی نہیں سمجھتے۔ اور آپ مجھ سے یا شیخ کے جواز کا مسئلہ پوچھتے ہو۔

پھر میں نے کہا ہماری بخاری میں لکھا ہے کہ آپ یقیناً جنتی تھے۔ کیونکہ اس میں ہے۔ کہ ایک میت گذری۔ سب نے اس کی صفت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وجبت۔ گویا مومنوں کے ایک گروہ کثیر کی گواہی کسی کے جنتی ہونے کا ثبوت ہے۔ اور سید عبد القادر وہ انسان ہیں کہ کئی صدیوں سے مومنوں کا ایک کثیر گروہ ان کی ولایت و اتقا کی شہادت دیتا آیا ہے اس پر وہ سب دم بخود ہوئے اور خدا نے مجھ کو مظفر و منصور کیا۔

مکتوبِ امیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد۔ فالسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم بالکل دنیا سے بے خبر ہو اور تم کو کوئی خبر نہیں ایسے بے دین دنیا میں پھرتے ہیں۔ اور غریبوں کا خون پیتے ہیں۔ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پہلے صفحہ پر موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دیقیمون الصلوٰۃ۔ اور فرماتا ہے واقیموا الصلوٰۃ اور روزہ کا حکم قرآن کریم میں صاف صاف موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کتب علیکم الصیام۔ فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ۔

المفتی

ع ۲۳ السلطان ولی من لا ولی لہ۔ جہاں تک مجھ کو علم ہے نابالغ طلاق نہیں دے سکتا جہاں اندیشہ زنا ہو امر مستثنیٰ ہے ہاں جیسے مجھ کو اوپر حدیث کا ایک فقرہ ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے اختیار میں یہ بات ہے پھر بھی جستجو کروں گا۔ جمعہ میں ایک امام اور ایک مقتدی کافی ہے صدقہ فطر گیہوں ڈیڑھ سیر اور جو تین سیر۔

ایک تاریخی غلطی

عام طور سے یہ مشہور ہے کہ جب سلطان محمود غزنوی سومنات میں گئے۔ تو وہاں بت کے پجاریوں نے بہت سے جواہرات پیش کئے کہ یہ لیجئے اور بت نہ توڑیئے مگر سلطان محمود نے ان کی بات نہ مانی اور جب بت توڑے تو اس کے پیٹ سے اتنے جواہرات نکلے جو اس پیش کردہ مال سے دگنے چوگنے تھے۔

سوم کہتے ہیں چاند کو۔ ناتھ مالک کو۔ اور یہ شو جی میں ہندوستان میں شوجی کے لنگ کی پوجا ہوتی ہے۔ لنگ ایک مضبوط و ٹھوس جسم ہے اس میں خلا کہاں۔ جہاں جواہرات بھرے ہوتے۔ پس یہ قصہ ہی غلط ہے ایسا ہی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مصرع ہے۔ کہ دیدم بتِ عاج در سومنات۔ حالانکہ ہاتھی دانت مذہبی طور سے ان ہندوؤں میں ممنوع ہے۔ اس کا بت کب بنانے لگے تھے۔

ہمارا فرض

فرمایا ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعا کریں۔ نمازوں میں بھی۔ تنہا اپنے گھروں کے دروازے بند کر کے اور باہر جنگل میں جا کر (۲) ہر ایک فرد اپنی اپنی ہمت کے مطابق امن و راستی سے لا الٰہ الا اللہ کی تبلیغ [illegible]

رد شیعہ

جناب مکرمی ایڈیٹر صاحب بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ افسوس ہے کہ ایک عرصہ سے کوئی مضمون ارسال خدمت نہیں کر سکا۔ اہل خانہ کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان رہا جس کے لئے آپ اور دیگر معزز ناظرین سے استدعائے دعائے شفا ہے۔

عدیم الفرصت اب بھی ہوں۔ مگر بخوف غیر حاضری طویل اپنے رسالہ تحقیق واقعات کربلا سے ہی ایک دو صفحے نقل کرکے بھیجدیتا ہوں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ آجکل کے شیعہ جو زبانی جمع خرچ کرکے اپنے کو غلامان حیدرؑ و فدایان علیؑ میں شمار کرتے ہیں۔ اور صحابہ کرام پر بحث عہد و عدم ایفا اور قرار کے طعن لگاتے ہیں خلفاء راشدین کی وہ بے نظیر خدمات اسلامی و ایثار مال و جان آجتک اُن کی نظر میں جچتا نہیں اور ہر وقت وہ شیعان علی اور جناب علی کی تعریف میں ہی رطب اللسان رہتے ہیں تو قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا جانے جناب علی اور اُن کے زمانہ کے شیعہ کیسے بہادر کرار غیر فرار تابعدار جاں نثار نبرد آزما پسینے کی جگہ لہو گرا دینے والے ہونگے۔ سو اس بارہ میں بخوف طوالت میں اپنی طرف سے کچھ حاشیہ نہیں چڑھاتا رسالہ کی بعینہٖ عبارت انشاء اللہ کفایت کریگی۔

امیر معاویہؓ کے مقابلے میں جناب علیؑ جیسے کرار غیر فرار امام کو جو شکست اور عہد شکنی نصیب ہوئی وہ بھی شیعہ کی پہلی اُمت کی بیوفائی اور دُنیا طلبی کی وجہ سے ہوئی جو خارجی ہے وہ بھی پہلے شیعہ تھے۔ عبدالرحمن ابن ملجم قاتل جناب شیر خدا بھی پہلے شیعہ تھا اور بیعت کر چکا تھا۔ جناب علی نے بمقابلہ امیر معاویہ جب اپنے شیعوں کے نفاق سے تنگ آکر ثالثوں کا فیصلہ منظور فرما لیا تو وہی شیعہ جنھوں نے ثالثی قبول کرنے پر جناب کو مجبور کرایا تھا اس وقت اپنے برگزیدہ امام کی امامت سے ہی شک میں ہو گئے یہانتک کہ جماعت شیعہ سے خارج ہو گئے اسواسطے خارجی کہلائے۔ کسقدر بے انصافی ہے کہ مابعد اور آجکل کے شیعہ بیچارے اہل سنت کو خارجی کا لقب دیا کرتے ہیں۔

ہاں جو باقی رہگئے تھے وہ بھی بدعہد ہوئے و فا نکلے چنانچہ جناب علی اپنی زندگی میں ہی اُن سے بیزار ہو چکے تھے اور امامت اور خلافت کے بکھیڑوں سے گھبرا کر اپنے مرجانے کی آرزو فرماتے تھے۔ چنانچہ ملّا باقر مجلسی فرماتے ہیں (ترجمہ) حدیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جب جناب امیر نافرمانی و نفاق و شقاق اصحاب سے دل تنگ ہوئے اور لشکر معاویہ نے اطراف و نواحی ملک آنحضرتؐ پر غارت گری شروع کی اور اصحاب نے مددگاری میں تنگی کی جناب امیرؑ نے بالائے منبر فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں ان سے تنگ آگیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آگئے ہیں میں ان سے ملول ہوں اور یہ مجھ سے ملول ہیں۔ خداوند مجھے ان سے راحت عطا کر اور ان کو اس شخص کے ہاتھ مبتلا کر کہ یہ بعد اس مجھے یاد کریں" مولف تاریخ روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ اولیا کی یہ دعا منظور ہو کر رہی کہ اسی رات حجاج بن یوسف ثقفی پیدا ہوا۔ واز وے بہ کوفیاں رسید آنچہ رسید (جلد ۲ صفحہ ۵۲۴)

پھر فروع کافی کتاب الجہاد میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ ملّا باقر مجلسی نے کتاب حلیۃ المتقین کے آخر میں لکھا ہے ابتدائی حدیث میں جہاد کی فضیلت اور جہاد نہ کرنے والوں کی مذمت ہے۔ پھر جناب علی اپنے اصحاب کی بزدلی کی شکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر گرم موسم میں تم کو کہتا ہوں کہ جنگ کے لئے نکلو تو کہہ اُٹھتے ہو کہ بڑی سخت گرمی ہے۔ ہمکو مہلت دیجئے کہ گرمی کم ہو۔ اور اگر سردی کے موسم میں کہتا ہوں کہ نکلو تو کہتے ہو سخت سردی ہے ہمکو مہلت دیجئے کہ سردی کم ہو جائے۔ جب تم سردی سے بھاگتے ہو تو تلوار سے زیادہ بھاگو گے۔ اے لوگو جو لڑکوں اور عورتوں کی سی عقل رکھتے ہو کاش کہ میں کبھی تم کو نہ دیکھتا اور نہ تم کو پہچانتا۔ میرے دل کو پیپ سے اور میرے سینے کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے۔ اور تم نے سخت نافرمانی کی ہے۔ میری رائے کو تم نے ضائع کر دیا۔ قریش کہتے ہیں ابو طالب کا بیٹا بہادر تو ہے مگر جنگ کے ڈھنگ سے واقف نہیں۔ مجھ سے زیادہ جنگ میں کون ماہر ہے۔ اور کون ہے جسنے مجھ سے زیادہ جنگ کئے ہوں۔ ابھی ۲۰ برس کا نہ تھا کہ جہاد کو شروع کیا اور اب ساٹھ برس سے اُدھر کا ہوں لیکن جس شخص کا حکم نہ مانیں اس کی رائے کیا فائدہ دے"۔

پھر قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین میں فرماتے ہیں کہ "حاصل کلام آنکہ دراں ایام آنحضرت را (جناب علی) نام خلافت بیش نہ بود ہموارہ از فقد تمکن و تقاعد انصار۔ و تخاذل اعوان شکایت مینمودند" یعنی اُن دنوں میں حضرت علی کی خلافت برائے نام تھی۔ ہمیشہ اپنی کمزوری اور مددگاروں کی خانہ نشینی اور دوستوں کی ذلت کی شکایت فرمایا کرتے تھے" (مجلس اول صفحہ ۲۴۲)

پھر اس کتاب میں لکھا ہے کہ قاضیوں نے جب آپ سے پوچھا کہ فتوے کس طرح دیا کریں اور فیصلے کس طرح کیا کریں تو آپ نے جو مایوسانہ جواب دیا وہ مسیح کے آخری کلمات ایلی ایلی لما سبقتانی۔ مندرجہ انجیل متی سے کم افسوسناک نہیں ہیں آپنے فرمایا اقضوا بما تقضون حتی یکون الناس جماعۃً او اموت کما مات اصحابی۔ یعنی جس طرح فیصلہ دیا کرتے ہو دیئے جاؤ۔ یہانتک کہ لوگ میری خلافت پر اتفاق کریں یا پھر میں بھی مرجاوں" جس طرح میرے اصحاب مرگئے"

انا للہ و انا الیہ راجعون

پھر حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملّا باقر مجلسی نے ایک خطبہ اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں اسی طرح پدرم امیر المومنین نے بعد وفات حضرت رسول اپنے اصحاب سے استغاثہ اور طلب یاوری کی اور جب کوئی یاور نہ پایا خلافت سے دست بردار ہوئے اور اگر یاور پاتے بیشک جہاد کرتے اور خدا نے انھیں معذور رکھا"۔ (دیکھو جلاء العیون باب ۴۔ فصل ۵۔)

روایات مندرجہ بالا سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ وہی جناب علی جو رسول خدا اور صحابہ کرام کے زمرہ میں بلحاظ اپنی بے نظیر شجاعت اور قوت ارادی کمالات علمی سے ممتاز اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں کرار غیر فرار کا لقب پاچکے تھے بعد وفات رسول صلعم کے یکایک ان اوصاف سے بیگانہ ہو گئے۔ حالانکہ یہی وقت اُن کے اظہار کمالات ظاہری و باطنی کا تھا۔ اور جیسا کہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جناب علی ہی ایک منصوص و مامور من اللہ خلیفہ بلا فصل تھے خداوند کریم کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے مامور کی امداد و تائید بروقت مقابلہ مخالفین .. اسی طرح اپنی کمال قدرت اور عدم عجز کے رنگ دکھاتا جس طرح کہ پہلے منصوص خلفا، و اوصیاء کے مشکلات کے وقت دکھاتا رہا۔ اور جس کا ذکر بڑی شد و مد سے جابجا قران مجید میں فرمایا گیا ہے۔ تا کہ جناب علی کے منصوص اور منجانب اللہ خلیفہ ہونے پر حجت ہوتی۔ لیکن جیسا کہ واقعات نے گواہی دی وہ اپنے مخالفین پر غالب نہ آسکے۔ بلکہ اپنے انصار و اعوان سمیت ہی اُلٹے مغلوب و شاکی ہو کر میدان کو خالی چھوڑ گئے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ جناب علی کے سارے کمالات ذاتی بہت کم تھے بلکہ وہ سارا فیض جناب رسول صلعم اور صحابہ کرام کے دم سے تھا۔ اور بس۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی میں وہی علیؑ قاتل المشرکین و غالب علی کل غالب و کرار غیر فرار کے معزز القاب سے ملقب ہو چکے ہیں اور پھر خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اُن کے ہی بروقت مشوروں اور حسن تدابیر سے روم و فارس و مصر وغیرہ جیسی عظیم الشان سلطنتیں دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی ہیں لیکن وہی علی جب اپنی نوبت پر مطلق العنان اور خود مختار خلیفے بنے ہیں

اور گرد وپیش اُن کے شیعان علی خالص ومخلص ہزاروں کی تعداد تک علی ولی اللہ کے کلمے پڑھنے اور اہلبیت کرام پر جانیں قربان کرنے کو بھی موجود ہیں تو بالکل مایوس اور کمزور ہوگئے ہیں۔ گویا موجودہ مذاق زمانہ کے مطابق مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ آپ بحیثیت ماتحت اور سب آرڈی نیٹ کے خوب کام کر سکتے تھے۔ اور بحیثیت ایک امام اور لیڈر ہونے کے کام کرنے کی قابلیت نہ رکھتے تھے۔ پس اُن کی خلافت بلا فصل کے لئے شیعوں کا شور ود غل مدعی سُست اور گواہ چُست کا مصداق ہے۔

دوم جب شیعوں کے امام اول کی شجاعت و مردانگی کی اپنی نوبت پر یہ حالت ہے اور ساتھ ہی شیعہ کی پہلی اُمت نے اپنے امام کے ساتھ کوئی حق جاں نثاری ادا نہیں کیا اور بروقت امتحان کوئی استقامت بمقابلہ مخالفین اُن سے ظہور پذیر نہیں ہوئی تو مابعد کی شیعہ جماعت کا مہاجرین وانصار کی دُنیا طلبی اور نقض عہد کے مطاعن میں رات دن سرگرم رہنا اور ان ناگوار بحثوں پر اہل سُنت کو متوجہ کرانا بالکل بیجا ہے۔ اور ناحق تضیع اوقات کرنا ہے کیونکہ جو الزام وہ صحابہ رسول اللہ صلعم پر لگاتے ہیں وہی الزام بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کے سلف صالحین پر بھی ثابت و متحقق ہوچکا ہے۔ اور جو معیار صداقت وہ صحابہ کے لئے تجویز کرتے ہیں اس معیار پر اصحاب علی بھی پُورے نہیں اُترتے۔ اگر اُن میں ذرا بھی سمجھ کا مادہ ہو تو مطاعن صحابہ کا نام تک نہ لیں خصوصاً یہ دیکھ کر کہ اُن برائے نام مسلمانوں کی برکت سے تو اہل اسلام نے قرآن جیسی بےنظیر نعمت کو پایا۔ کفار و مشرکین کے املاک کے وارث ہوئے۔ لیکن برائے خدا ہمکو یہ بتلاؤ کہ اصحاب علی سے اسلام کو ظاہری یا باطنی کوئی فائدہ پہنچا اسلام کو نہ سہی خود اہل بیت کرام کو اُن کی ہمت سے کیا فائدہ ہوا۔ جناب صدیقؓ کے خلیفہ رسول صلعم ہونے کے لئے تو اہل سُنت سے نص خلافت کا تقاضا و مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور اُن کی خدمات کو اجماع پر مبنی ظاہر کرکے استہزا کیا جاتا ہے لیکن بتلاؤ کہ آپ کے منصوص خلیفہ نے بحیثیت خلیفۃ اللہ وخلیفۃ الرسول ہونے کے اسلام و اہل اسلام کا کیا سنوارا۔ بلکہ تمہاری روایات کے بموجب تو سابقہ منصوص انبیاء و اوصیاء اور رسول صلعم اور خود اپنی نفس کی وقعت و عظمت پر بھی تضحیک کروائی کیا منصوص خلفاء و اوصیاء میں سے بھی کسی نے اپنی خلافت کو غصب کرایا تھا ہرگز نہیں اور کیا کسی منصوص خلیفہ نے محض بباعث انصار و اعوان کی عدم موجودگی و عدم نصرت ... عوام کے جناب علی کی طرح ادائے فرائض منصبی سے ہمت ہار بیٹھنے کا غیر متوقع نمونہ دکھلایا ہے **سوم**۔ باوجود ان روایات کے جو اُن کے علمائے متبحرنے ائمہ کرام کی زبانی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں جن کے لفظ لفظ سے شیعان علی کی مذمت مترشح ہوتی ہے۔ وہ بدستور اُن کے بارے میں اغماض وچشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور یاعلی انت وشیعتک فی الجنۃ کی حدیثوں پر جان و دل سے ایمان لائے ہوئے ہیں ہم نے کبھی کسی شیعہ سے شیعان واصحاب علی کے مطاعن نہیں سُنے۔ بھا یہو اصل شیعان علی جو تھے وہ تو دشمنان علی ثابت ہوگئے اور حضرت علی نے اُن کے ہاتھ سے دل تنگ ہوکر جیتے جی آرام نہ پایا اور سخت ناراض ہوکر فوت ہوئے پھر تعجب ہے کہ تُم لوگوں کو شیعہ علی کہلا کر کیا خوشی حاصل ہوسکتی ہے۔ اور صداقت تشیع کا کونسا آپ کو سرٹیفکیٹ مل گیا ہے کہ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے۔ اور صحابہ رسول صلعم پر طعن کرنے پر باز نہیں آتے۔ حالانکہ اُن کے مطاعن نسبتاً کمزور ہیں اور ساتھ ہی اُنکی خدمات اسلامی وتعظیم وتکریم اہل بیت رسول صلعم سے بھی تم منکر نہیں ہو۔ پس اے عدل کو اصول دین میں شامل کرنے والو یہ کہاں کا عدل والفاف ہے کہ صحابہ رسول صلعم کو تو پانی پی پی کر کوستے جاؤ اور صحابہ علی علیہ السلام کی شرمناک اور صریح مخالف مقاصد اہلبیت کارستانیوں کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھو عدل تو اس امر کا مقتضی ہے کہ مخالفت اہلبیت کی وجہ سے خواہ مخواہ اگر صحابہ رسول کو بُرا کہتے ہو تو شیعان علی کو بھی تبرا کہو۔ اگر شیعان علی کو بُرا کہنے سے زبان رُکتی ہے تو صحابہ رسول سے بھی تمکو عناد اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدل کو اصول دین سے خارج کرکے آئندہ سے تعصب کو اصول تجویز کروگے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

(خاکپائے امیر المومنین۔ خادم بھیروی احمدی۔)

آریوں میں گوشتخوری

یہ امر بآسانی متصور ہوسکتا ہے کہ پنجاب کے قدیم ہند وحیوانی غذا بھی بافراط کام میں لاتے تھے۔ ہم اکثر اشارات گائے بھینسوں اور بیلوں کی قربانی کرنے اور گوشت پکانے کی بابت بھی پاتے ہیں۔ (۱× ۱۲۶۱ × ۲-۷، ۵، ۵ × ۲۹-۷ و ۸، ۶ × ۱۷-۱۱، ۶ × ۱۲-۴۷، ۶ × ۲۸-۴، ۱۰ × ۲۷-۲، ۱۰ × ۲۸-۳، وغیرہ) یہ سب رگوید کے منڈلوں اور منتروں اور رچاؤں کے حوالے ہیں۔ دسویں منڈل کے منتر ۸۹ کی رچا ۱۴ میں اُس مسلخ کا ذکر ہے جہاں گائیں ذبح کیجاتی ہیں نیز اسی منڈل کے منتر ۹۱ کی رچا ۱۴ میں ایک اشارہ گھوڑے بیل اور مینڈھوں کی قربانی کا بھی دیکھا جاتا ہے۔ البتہ گھوڑوں کی قربانی کے اشارات نہایت قلیل نظر آتے ہیں (یعنی گائے وغیرہ کی قربانی کے اشارے وید میں زیادہ ہیں اور گھوڑے کے کم ہیں) جن سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ اس وقت تک ہندوستان میں ابتدائی زمانہ کے آریوں نے جنکا موطن گھر وسط ایشیا میں تھا رواج دیا تھا تاہم گھوڑے کا گوشت مثل ایک کھانے کی چیز کے جلد معدوم الاستعمال ہوگیا تھا (یعنی قدیم ہندوؤں میں گائے وغیرہ کے گوشت کھانے کی رسم تو باقی رہی مگر گھوڑے کے گوشت کھانے کی رسم جلد معدوم ہوگئی۔ آخری زمانوں میں گھوڑوں کا بل دان سویدہ کے وقت بڑی دھوم دھام کے ساتھ جبکہ کوئی طاقتور راجہ بعد اس کے کہ وہ اپنے ہمسایہ راجاؤں کو مغلوب کرکے ایسا خطاب اختیار کرے جو یورپ میں شاہی خطاب کے ہم پلہ سمجھا جاتا ہے اکثر ہوا کرتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس عظیم الشان شاہی رسم نے گھوڑے کی سادہ قربانی کو جس نے پُرانے زمانہ میں عملی حیثیت اختیار کی تھی جس زمانہ میں گھوڑا ایک بالکل خوردنی شے خیال کیا جاتا تھا بہت شاندار بنا دیا تھا۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۲۱ و ۲۲۔)

چوتھے باب میں رگ وید کے چھٹے منڈل کے منتر ۷۵ رچا ۱۱ کے اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے لئے جو گائیں ذبح کیجاتی تھیں اُن کے چمڑے کمانوں کے تسمے بنانے کے کام آتے تھے۔ بان کی تعریف میں وید مقدس کا ارشاد ہے کہ "وہ بان پردار ہے اُس کے دانت ہرن کی شاخ کے مانند ہیں وہ گائے کے تسمے سے خوب تنا اور کھچا ہوا ہے۔ وہ دشمن پر قضائے مبرم کی طرح نازل ہوتا ہے جہاں کہیں لوگ باہم کھڑے ہوتے ہیں یا تو وہ متفرق ہو جاتے ہیں یا وہیں بان اُن کی اُمیدوں کو قطع کر دیتا ہے اور ساری آن بان مٹا دیتا ہے۔" (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴)

صفحہ ۴۳ سے ۵۰ تک اُن لڑائی جھگڑوں کے تذکرے ہیں جو قدیم ہندوؤں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں (غیر ہندوؤں) سے پیش آتے تھے۔ اس ذیل میں غیر ہندوؤں کو (جن کی اولاد کو غلط فہمی سے آجکل ہندو مشہور کر رکھا ہے) ہزاروں بد دعائیں دی گئی ہیں۔ اور اُن کو کُشتنی و سوختنی و گردن زدنی بتایا گیا ہے۔ رگوید کے منڈل ۲ منتر ۲۰ کے چوتھی رچا میں ہے کہ "وہ اندر جس نے داترا (غیر ہندو قوم) کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گاؤں کے گاؤں کے گاؤں تہ وبالا کر دئے جو کالے داسوں (ہندوستان کے اصلی باشندوں) کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے اور زمین اور پانی کو منو کے واسطے مرتب اور مہیا کرتا ہے وہ قربانی کرنیوالے کی خواہشوں کو بھر

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

آریہ سماج کے لاڈلے فرزند مہاشہ دھرم پال جی کا ارجن ۲۵ دو ماہ بعد نکلا ہے اس مین مندرجہ ذیل انکشافات جن کی صحت و اظہار کے وہی ذمہ وار ہین ۔ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہون گے ۔

نمبر ۱ ۔ جب خاوند بیوی کے پاس جاتا ہے ۔ تو کیا اس وقت اس کے دل مین یہ خواہش ہوتی ہے ۔ کہ وہ بچہ پیدا کرنے لگا ہے ہرگز نہین اس کے دل مین ایک دوسری خواہش ہوتی ہے (الحمد للہ کہ اسلام مین یہ بات نہین دیکھو وہ دعا جو اس وقت پڑھی جاتی ہے) بچہ تو اس خواہش کا ایک کیمیکل نتیجہ یا بائی پروڈکٹ ہوتا ہے دنیا مین بہت تھوڑے انسان ہون گے جو بچون کو بلاتے ہین ورنہ بچے تو بیچارے سب کے سب ناخواندہ مہمان ہین ۔ جو کہ دنیا کے سٹیج پر آتے ہین ۔

نمبر ۲ ۔ وندھیاچل کے دامن مین ایک دیوی کا مندر ہے اس مین ہمارے جانے سے چند گھنٹے پہلے ہی ایک تازہ بھینسا دیوی پر کاٹا گیا تھا اور اس کا خون اور گوبر چارون طرف مندر مین پھیل رہا تھا ۔ پنڈون نے کہا کہ اس دیوی مین خاص شکتی ہے کہ اس مندر مین مکھی نہین آسکتی ۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ چارون طرف خون پر مکھیان بھنبھنا رہی تھین اور سخت بدبو آرہی تھی یہان تک کہ وہان پر چند منٹ سے زیادہ ٹھہرنا مشکل ہو رہا تھا ۔ آخر مین مین نے سوال کیا کہ دیوی پر کس کس جانور کی قربانی کی جاتی ہے ۔ جواب ملا کہ بھیڑ ۔ بکری ۔ سوئر ۔ مرغا ۔ مرغی بھینسا وغیرہ سب کی قربانی ہوتی ہے ۔ جب مین نے پوچھا کہ بھینسا کا گوشت تم کھاتے ہو یا نہین تو جواب ملا کہ مہاراج دیوی کا پرشاد ہے ۔ ہم کیون نہ کھائین ۔

نمبر ۳ ۔ صرف پنڈت ۔۔۔ جی کے ہی نہین بلکہ کئی دیگر ایڈیٹر بھی ہین ۔ جو بظاہر کھان پان مین آزادی کے برخلاف لکھتے ہین وہ اصولاً اس سے اتفاق کرتے ہین لیکن ۲۰ کروڑ ہندوؤن کو ساتھ رکھنے کی وجہ سے وہ اخبارات مین اس کی مخالفت کرتے ہین ۔ اسوقت تک جتنے ایڈیٹرون سے مجھے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا ان سب نے اصولاً اتفاق کیا ۔ مگر اخبارات مین ظاہر کئے گئے خیالات کی محرک وجہ یہی بتلائی کہ ہندو ہمارا ساتھ نہین دین گے ۔ مین کم از کم اس سے اس نتیجہ پر پہونچا ہون ۔ کہ ہندوستان مین ایڈیٹر کے دل مین دو دل کام کرتے ہین اور وہ دو قسم کی ضمیر رکھتے ہے ایک ضمیر وہ ہے ۔ جو اس کی زبان مین رہتی ہے اور دوسری وہ جو ان کی قلم مین رہتی ہے ان دونون مین اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ اس ملک مین پریس کی طاقت ایک ابتر حالت مین ہے ۔

نمبر ۴ ۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان بھائی جو کہ ہندی ساہتیہ سمیلن پر بطور ڈیلیگیٹ کے آئے تھے ایک دوست کے ہان ٹھہرے ۔ انھون نے اس مسلمان مہاشے کو اپنے ہان اتارا اور اپنے گھر مین اپنے ہی برتنون مین بلا کسی قسم کی تمیز کے بھوجن کھلاتے پلاتے رہے ۔ وہ بھی کچی نہین بلکہ کچی روٹی ......

مین نے شری پنڈت کیشب دیوجی نے اس نظارہ کو دیکھ کر بڑی خوشی حاصل کی ۔ اس موقعہ پر جبکہ ایک دن مین اور شری پنڈت کیشب دیوجی ایک مسلمان بھائی اور ایک پارسی جنٹلمین اور ایک امریکن لیڈی اور دو تین دیگر اصحاب ایک ہی گول میز کے اردگرد بیٹھے ہوئے بھوجن پا رہے تھے ۔

نمبر ۵ ۔ مین ۔ ہان بتا سکتا ہون ۔ ہمارے دہرم کا ایک اصول یہ ہے کہ انسان گئے کا پیشاب اور گوبر کھانے پینے سے پاک ہو جاتا ہے مسز والس کا چہرہ میری بات کو سن کر نفرت سے بدل گیا اور وہ سخت حیرت زدہ ہو کر بولین کیا یہ ٹھیک ہے ۔

مین ۔ ہان ہمارے عالم ہم کو ایسا ہی بتلاتے ہین اور ہم چاہتے ہین ۔ کہ ہم اس دہرم کا امریکہ مین جا کر پرچار کرین ۔ مسز والس ۔ مین ایسے مذہب کو جو ایسی غلیظ (ناپاک) چیزون مین پاکیزگی مانتا ہو نجات کا ذریعہ بنانے کی بجائے جہنم مین جانا پسند کرونگی

مین ۔ ہم اون کے برخلاف جنگ کر رہے ہین ۔

نمبر ۶ ۔ راستہ مین ایک گاؤن آیا ۔ مین نے یکہ والے کو وہان کھڑا کیا اور گاؤن مین پانی پینے کے لئے گیا ایک درخت کے نیچے چند چھوٹی چھوٹی لڑکیان اور ایک مرد بیٹھا تھا ۔ مین نے اس سے پانی مانگا اس نے کہا کہ وہ چمار ہے ۔ مینے کہا اے خدا کے برگزیدہ بندے تو میرے لئے پانی لا ۔ تیرے ہاتھ کا پانی مجھ بہت میٹھا لگیگا ۔

نمبر ۷ ۔ مین اس جگہ پہونچا جہان کہ گنگا کے رخ کو موڑنے کے لئے نیا بندھ باندھا گیا ہے ۔ اگر تمام موقع پر جا کر دیکھا جاوے تو ایک سادھارن آدمی بھی اس نتیجہ پر پہونچیگا کہ اس بند کی کامیابی کے یہ معنے ہون گے ۔ کہ نہ صرف وہ جگہ جہان آجکل گورو کل کی عمارتے ، دریا برد ہو جاوے گی ۔ بلکہ وہ جگہ بھی جہان کہ کانگڑی گاؤن ہے ۔ دریا کی بھینٹ ہو جاویگی

نمبر ۸ ۔ اس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس ذاتی جھگڑے کو آریہ سماج کا جھگڑا بنا کر آریہ پبلک کا روپیہ جو کہ وید پرچار کے لئے دیا جاتا ہے ۔ نہایت ہی بے دردی سے پانی کی طرح بہا دیا ۔ کہا جاتا ہے کہ ماسٹر لچھمنداس پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ۔ جہان تک قانون کی قابل کا تعلق ہے وہان تک تو یہی کہنا ٹھیک ہے ۔ کہ ماسٹر لچھمنداس پر جرمانہ ہوا ۔ لیکن جہان تک اخلاقی اور واقعات کا تعلق ہے ۔ اس صورت مین ہم یہ کہین گے ۔ کہ ماسٹر لچھمنداس پر نہین بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے ۔ بلکہ اگر یہ کہین کہ آریہ سماج پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ۔ تو مبالغہ نہین ہوگا ۔

نمبر ۹ ۔ آریہ پبلک کو معلوم ہوگا کہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا مین ایک کمیشن کی تجویز کی تھی ۔ وہ کمیشن یہ تھا کہ دہرم پال کے کیریکٹر کی چھان بین کی جاوے ۔ مین نے سبھا کی اس کارروائی کے برخلاف سخت واویلا کیا ۔ کیونکہ مین جانتا تھا کہ سبھا ایک کند چھری کے ساتھ میرا گلا کاٹنا چاہتی ہے ۔ مین جانتا تھا کہ سبھا ایک پاپ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ نیائے کے نام سے رنیائے اور دھرم کے نام سے ادھرم کرنے پر آمادہ ہے اور اس کا مقصد ایک نامزد انسان کو جو کہ بدقسمتی سے آریہ سماج مین آگیا ہو تہ تیغ کرنا ہے ۔

احمق اور اندھا انسان ہے جو ان تمام واقعات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر نہ پہونچے ۔ کہ بے گناہ دہرم پال کو مارنے کے لئے پرتی ندھی سبھا کی متفقہ طاقت حرکت کر رہی تھی ۔ مگر جس کو پرماتما بچانا چاہتا ہو اس کو بڑی سے بڑی طاقت بھی نہین مار سکتی ۔

نمبر ۱۰ ۔ آریہ سماج نے دیوسماج کے ہاتھ سے ایک مہلک شکست کھائی یا دوسرے الفاظ مین آستکون نے ناستکون کے سامنے نیچا دیکھا اور بہت بری طرح نیچا دیکھا ۔

نمبر ۱۱ ۔ پنجاب کی آریہ سماجون مین عجیب اشانتی پھیل رہی گوروکل کانگڑی سے جو پچاس ساٹھ لڑکے نکل آئے ہین ۔ وہ اور ان کے سترکھشک جابجا آریہ پبلک کو مایوسی کے سمندر مین غرق کرتے پھرتے ہین اخبار پرچار اندر ہی اندر آریہ سماج کی امیدون پر پانی پھیرتا اور آریہ سماج کو غوطے دیتا چلا جا رہا ہے ۔ گنگا کی دھارا نے گوروکل بھومی پر دانت تیز کر لیا ہے ۔ گوروکل کے جھنڈے کا گنگا مین معہ درخت کے بیخ و بن سے اکھڑ کر بہ جانا ہندؤن سے آتے ہوئے آریہ سماجیون کے لئے بڑی بدشگونی کے آثار دکھلا رہا ہے ۔ آریہ پتھون اور آریہ اخبارات نے بھی آریہ سماج کو اس کی دہارمک بنیاد سے ہلا کر اس کو ایک نیشنل شکل دینی شروع کر دی ہے ۔ اس کی تمام تحریکون کو دھارمک بنیاد سے نیشنل یا قومی تحریک بنایا جا رہا ہے ۔ آریہ سماج مین اس وقت چارون طرف سکھا شاہی بلکہ بچھا گردی ہو رہی ہے ۔ جو چیز جس کے ہاتھ آئی ۔ وہ اس کو دلو چتا چلا جا رہا ہے ۔

نمبر ۱۲ ۔ گوروکل مین جب فیس معاف کا ریزولیوشن پاس ہو چکا

تو میں نے انتر نگ سبھا کے ایک ممبر سے اس بارے میں تقریباً گھنٹہ بھر تک بات چیت کی۔ مجھ شاید نصف درجن دفعہ یہی کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ گوروکل اپنے آخری دموں پر ہے ہم نے اس کو یہ طاقتور ڈوز دیا ہے تاکہ وہ کچھ سال اور زندہ رہ جائے۔ ہمارے فیس معاف کرنے سے پبلک میں واہ واہ ہو جائیگی۔ اور گوروکل کا اشتہار ہو جائیگا کچھ روپیہ آ جائیگا۔

نمبر ۱۳۔ انتر نگ سبھا کے ایک دوسرے زبردست ممبر سے جب میں نے اس مضمون پر بات چیت کی۔ تو اس نے کہا کہ میں اس لئے فیس معاف کے حق میں ہوں تاکہ گوروکل کی پبلک آریہ سماج کا جلدی پیچھا چھوڑے۔ میں نے پوچھا وہ کیوں کر؟ اس نے جواب دیا۔ کہ اول تو گوروکل کے لئے اب ویسے بھی روپیہ کم آتا ہے۔ فیس کے ذریعہ جو روپیہ آتا تھا وہ ویسے بند ہو جاوے گا۔ جب روپیہ نہیں آئے گا تو گوروکل خود ہی ٹوٹ جائیگا۔ اس لئے میں نے فیس معاف کے حق میں رائے دی تھی۔

نمبر ۱۴۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے قلم کو رکھ دوں۔ آپ میں سے کئی مہاشے اس بات پر زور دیں کہ جب تم لکھتے ہو کہ آریہ سماج کے سر پر یہ بادل ہے۔ تو پھر آریہ سماج کی سیوا سے کیوں پیچھے ہٹتے ہو۔ اس کا کارن ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک مجھ یقین رہا۔ کہ آریہ سماج میری خدمات کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ میں نے اس کی سیوا کی لیکن واقعات نے مجھے یقین دلایا کہ جس سماج یا سبھا کے لئے میں اتنی مدت تک لڑتا مرتا رہا اس سماج اور اس سماج کی شرومنی سبھا نے اپنی متفقہ طاقت میرے برخلاف اخلاق اور دھرم بلکہ قانون سے گری ہوئی وہ حرکت کی جو ہمیشہ کے لئے اس کے چہرے پر بدنما دھبا رہے گی۔ سبھا کی اس حرکت نے مجھ یقین دلایا ہے۔ کہ چند افراد نہیں بلکہ ساری کی ساری سبھا ہی میرے برخلاف لڑتی رہی اور لڑ رہی ہے ایسی صورت میں میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ سبھا کو زیادہ گرنے کا موقع نہ دے کر میں خود ہی پیچھے ہٹ جاؤں اور اوس وقت کی انتظاری کروں۔ جبکہ زمانہ خود ہی تاریکی کے پردوں کو پھاڑ ڈالے گا اور ستہ اور دھرم کی جے ہوگی۔

چنے ہوئے پھول

اب تو جاؤنگی مدینہ کو میں جوگن بن کے
عشق احمد میں پھروں گی میں بروگن بن کے

میرے دم تک وہ نہ آیا میرے گھر کا خاوند
میں نے کچھ بھی نہ لیا ہائے سہاگن بن کے
اب تو جانے دو مدینہ کو جو نکلے ارمان
موت کیا پیچھے پڑی ہے مری بیرن بن کے
منہ پہ جو بال پڑے ہیں۔ میرے سر کے بکھرے
تیری رحمت میرا منہ پونچھے داون بن کے
نہ تو میں کعبے گئی اور نہ مدینہ پہونچی تو
ہند میں رہ گئی کمبخت میں پاپن بن کے
اے صبا خاک مدینہ کی اڑا کر لاوے
میری آنکھوں میں وہ پڑ جائیگا انجن بن کے

صلوا علیہ وآلہ

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یاران نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

رسید زر

مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب منصب علی خان صاحب ۲۳۵۱ للعہ
جناب محمد اروڑا صاحب ۲۵۸۷ عہ جناب ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ ۶
جناب عبد الحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ جناب دولت علی صاحب ۲۰ للعہ
جناب قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ سعہ جناب پیر احمد شاہ صاحب ۲۱۲۴ عہ
جناب محمد بخش صاحب ۷۸۷ للعہ جناب ممتاز علی صاحب ۴۸۷ سے
جناب فضل کریم صاحب ۵۶۴ ۶ جناب رحمۃ اللہ صاحب ۲۱۷/۱۸۴ ۶
جناب سلطان احمد صاحب ۲ للعہ جناب فضل کریم صاحب ۱۹۴۶ للعہ
جناب محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ۶ جناب احمد دین صاحب ۱۲۰ للعہ
جناب علی بخش صاحب ۱۶۱۲ للعہ جناب فخر دین صاحب ۲۱۴۶/۲۴۸ سے
جناب غلام احمد صاحب ۳۴۳ للعہ جناب غلام جبار صاحب ۲۵۵۷ ۶
جناب عبد الرحیم صاحب ۲۵۵۳ سعہ جناب کبیر الدین صاحب ۱۸۲۳ للعہ
جناب احمد شیر خان صاحب ۲۷۳۴ عہ جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ۶

جناب قائم علی صاحب ۳۰۰ ۶ جناب عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ عہ
مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب نادر خان صاحب سے جناب نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ عہ
جناب محمد دین صاحب ۱۳۶۸ سے جناب احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ۵
جناب جلال الدین صاحب ۲۱۳ سے جناب نور محمد صاحب ۲۴۹۰ عہ
جناب نیر الدین صاحب ۲۱۱ ۵ جناب غلام قنبر صاحب ۲۰۹۰ للعہ
جناب محمد نواب خان صاحب ۴۳ للعہ جناب محمد حبیب اللہ صاحب ۲۳۷ للعہ
جناب فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ للعہ جناب عبد الحی صاحب ۱۲۸ عہ
جناب مہر اللہ صاحب ۱۹۹۳ سے جناب محمد شفیع صاحب ۲۵۶۲ للعہ
جناب عبد الرحمن صاحب ۱۸۹ للعہ جناب نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ ۶
جناب مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ جناب اللہ دتا صاحب ۱۶۵۷ للعہ
جناب فرمان علی صاحب ۸۵۳ ۶ جناب محمد شریف اللہ صاحب سے
جناب خواجہ کرم داد صاحب ۲۴۲۱۵ عہ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب محمد بخش صاحب ۱۶۷۲ للعہ
جناب عبد المجید خان صاحب ۲۲۳ ۶ جناب عبد الرحمن صاحب ۱۲۷ سے
جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ للعہ جناب حاجی محمد صاحب ۲۱۱ سے
جناب امیر الدین صاحب ۱۲۰۵ للعہ جناب بابو غلام محمد صاحب ۲۳ للعہ
جناب امام الدین صاحب ۲۱۵۹/۸۲۵ ۶ جناب محمد سلطان صاحب ۲۵۵ للعہ
جناب فتح محمد صاحب ۲۳۷ ۵ جناب نصیر احمد صاحب عہ
انجمن راہون ۱۲۹۱ للعہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب عبد المجید صاحب ۲۴۵ عہ
جناب سراج الدین صاحب ۲۵ عہ جناب نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
جناب نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ جناب شیخ منظور علی صاحب ۲۳۹ للعہ
جناب غلام حیدر صاحب ۲۵ عہ جناب عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ سعہ
جناب حیدر علی صاحب ۲۲۹ للعہ جناب خورشید صاحب ۲۲۶۶ عہ
مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب ابو سعید صاحب ۱۱۷۱ ۶
جناب نور علی صاحب ۱۲۲۵ للعہ جناب محمد صاحب ۱۵۳۱ سے
جناب محمد اسحٰق صاحب ۲۱۹۶/۱۱۷۰ ۶ جناب مہر فرید صاحب ۲۲۴۴ للعہ
جناب حکیم محمد یسین صاحب ۳۵ للعہ جناب محمد حسین صاحب ۲۸۳ ۶
جناب نور الدین صاحب ۹۹۶ ۶ جناب عبد القادر صاحب ۲۲۸ ۶
جناب محمد یسین برائے جناب جناب عبد الرحمن صاحب ۲۴۳ للعہ
امام الدین صاحب ۲۳۱۸ سعہ جناب غلام دستگیر صاحب للعہ
جناب محمد شعبان صاحب ۲۳۶۷ للعہ جناب محمد جعفر خان صاحب ۱۴۹۰ ۶
جناب شمس الدین صاحب ۲۲۴ سے جناب نور الدین صاحب ۳۰۰ سے
جناب محمد امین صاحب ۱۵۵ ۶ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب فتح محمد صاحب ۱۱۵۶ سعہ جناب محمد دین صاحب ۳۹۰ للعہ
مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب واحد حسین صاحب ۲۰۸ للعہ

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت - جس میں حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت و سوانح درج ہیں - عصہ کے ۱۲۵ - ۸ کے ۵۰ - ۴ کے ۲۵ - اس سے کم فی کتاب ۱ منگوا کر تقسیم فرماویں۔

درثمین کامل اُردو - حضرت مسیح موعود کے ابتداء سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار غیر مجلد ۳ - مجلد ۵

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول - حضرت کے دعاوی کا ثبوت مدلل قابل دید - ۳

ظہور المسیح - وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۲

کتاب الصیام - نماز روزے کے مسائل ۱

سنت احمدیہ - نماز روزے کے تمام مسائل قرآن و حدیث سے بالدلائل بیان کئے ہیں - ۴

کفارہ - کفارۂ عیسائیاں کی تردید میں عقلی نقلی دلائل ۴

مباحثہ رام پوری - حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲ - دفتر بدر سے طلب فرمائیے۔

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے - اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان تجارت کا راز دیا - فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں - شرائط حسب ذیل ہیں - (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ یعنی دہونہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو - تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دے جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر - غلام محی الدین اقبال - موضع جنڈ والی (سب آفس کھوڑ ڈبالوالہ - تحصیل و ضلع لائل پور)

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو - کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے - فوراً پتہ ذیل سے منگالو - (۱) پانچ پانچ حروف اور دو دست بند سے بمع دو لائن ٹائپ ہولڈر - چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی وخود سیاہی نیز والی گدی - فی بکس دس آنے (۱۰)

المشتہر - جیون مل کمپنی - گوجرانوالہ - پنجاب

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں - ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دہوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے انکا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں - **کشتہ جریان** - اعنی دہات جو شباب کے آگے یا پیچھے آتی ہے - بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی - قیمت فی تولہ ۸ بدرقہ و محصول ڈاک ہے - **سرمہ** - کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماہیران و موتی ہیں - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے - انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ ۱۲ - محصولڈاک بذمہ خریدار - المشتہر - عبد الرحمان کاغانی احمدی قادیان گورداسپور

عید کارڈ اور رومال عید

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ - اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں - اس کا اندازہ صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں - انہیں بعد میں بذریعہ تار فرمائش بھیجنی پڑتی ہے - چونکہ عید آنے والی ہے - اس لئے آپ جلدی مینجر عید کارڈ اندرون دہلی دروازے سے طلب کریں رومال عید کپڑے کے موزون اشعار - احادیث و مناظر سے مزین عہ درجن۔

عید کارڈ قسم اعلیٰ لفافوں میں جانیوالے .. .. .. ۱۲ درجن

رومال کاغذی " " .. .. ۶ درجن

عید کارڈ پیسہ میں پوسٹ ہونے والے موزون اشعار واحادیث ومناظر کے صرف اسٹاک ختم کردینے کی غرض سے بجائے ۸ درجن کے ۳ درجن

یادگار آفس لاہور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے نے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے - تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا ہوتا تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑتے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ کیجئے

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے - اس لئے اسم بامسمیٰ ہے - بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے - صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے - نہ منہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت - ادھر لگاؤ ادھر خشک ہو جاتا ہے - چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے بنو سردیوں میں نہانے اور دہونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱ - علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں ثابت ہوئیں وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں - سفوف سوزاک فی ڈبیہ ایک روپیہ - حبوب آتشک فی درجن ۸ - حبوب بواسیر خونی و بادی - قیمت فی ڈبیہ عہ - سرمہ اکسیر العین فی تولہ ایک روپیہ - سفوف جریان ۱۲ - حبوب مبہی فی درجن دو روپے نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے - محصول ڈاک وخرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ